۳۰۔تقدیر

اس عقیدے کے بارے میں 2 آیتیں اور 6 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

تقدیر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے کسی کی قسمت میں ایک چیز لکھ دی ہے وہ ہو کر رہے گی۔ اللہ نے ہر آدمی کی تمام باتوں کو پہلے سے لکھ دیا ہے، پھر جو آدمی نیک بخت ہے وہ اپنی خوشی سے، اور اپنی چاہت سے نیک کام کرتا رہتا ہے، اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے،، اور بد آدمی اپنی چاہت سے اور اپنے اختیار سے برا کام کرتا رہتا ہے، اور اس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوتا ہے، یہ داخل ہوا اپنے عمل سے، اگر چہ تقدیر میں پہلے سے لکھا تھا۔

آدمی کو اس پر ایمان رکھنا چاہئے، ایمان کے چھ اجزا میں سے ایک جز تقدیر بھی ہے

اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

1۔و ما یعزب عن ربک من مثقال ذرة فی الارض و لا فی السماء و لا اصغر من ذالک و لا اکبر الا فی کتاب مبین ۔(آیت۶۱،سورت یونس۱۰)

ترجمہ۔اورتمہارے رب سے کوئی ذرہ برابر چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے، نہ زمین میں نہ آسمان میں، نہ اس سے چھوٹی، نہ بڑی، مگر وہ ایک واضح کتاب میں درج ہے

2۔و کل شیء فعلوہ فی الزبر و کل صغیر و کبیر مستطر ۔(آیت۵۲۔۵۳،سورت القمر۵۴)ترجمہ۔اورجو جوکام انہوں نے کئے ہیں وہ سب اعمال ناموں میں درج ہیں،اور ہر چھوٹ اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے

ان آیتوں میں تقدیر کا تذکرہ ہے،اس لئے تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے

1۔ و قال ﷺ اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب فقال القلم ما ذا اکتب یا رب ؟ فقال اللہ تعالی اکتب ما ھو کائن الی یوم القیامة ۔(ابوداود شریف،نمبر۴۷۰۰رترمذی شریف،نمبر۲۱۵۵)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا،اوراس کو کہا لکھو،قلم نے کہا اے رب میں کیا لکھوں،اللہ نے فرمایا،قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی ہیں سب لکھ دو

2۔عن عبد اللہ بن عمر بن العاص قال سمعت عمر بن العاص قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السماوات و الارض بخمسین الف سنة قال عرشہ علی الماء ۔(مسلم شریف،باب حجاج آدم وموسیؑ،ص۱۱۵۶، نمبر۲۶۵۳/۶۷۴۸)۔ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ،زمین اورآسمان کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ نے مخلوق کی تقدیر لکھ دی ہے،اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کا عرش پانی پر تھا

3۔عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یومن عبد حتی یومن بالقدر خیرہ و شرہ حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ ، و ان ما أخطأہ لم یکن لیصیبہ ۔
(ترمذی شریف، باب ماجاء ان الایمان بالقدر خیرہ وشرہ، ص۴۹۳، نمبر۲۱۴۴)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ، تقدیر میں جو خیر اور شر لکھا ہوا ہے، اس پر جب تک ایمان نہ رکھے، آدمی مومن نہیں بن سکتا، یہ بھی جان لے کہ جو اس کو پہنچنا ہے، وہ کبھی خطا نہیں کرسکتا، اور جو اس کو نہیں پہنچنا ہے، اس میں بھی غلطی نہیں ہوگی، یہ یقین کرلے

ان احادیث اور آیات میں ہے کہ تقدیر حق ہے، اور اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

[۱] تقدیر مبرم۔[۲] اور تقدیر معلق

تقدیر کی دو قسمیں ہیں۔تقدیر مبرم،اور تقدیر معلق

تقدیر مبرم۔۔۔کا مطلب یہ ہے کہ یہ تقدیر بدلتی نہیں ہے یہ حتمی ہے ، جیسے زید کی تقدیر میں لکھ دیا کہ وہ پچاس سال کی عمر میں مرے گا ، تو یہ طے ہے کہ وہ پچاس سال کی عمر میں مرے گا۔

دوسری ہے، تقدیر معلق۔۔ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے کرنے پر وہ معلق ہے،اوراس کام کے کرنے پر تقدیر بدل سکتی ہے ، مثلا یہ کہے کہ اگر آپ نے ماں کی خدمت کی تو اس سے آپ کی عمر بڑھ جائے گی، تو یہاں خدمت سے عمر بڑھی ، یہ تقدیر معلق ہے۔لیکن اللہ کے علم میں ہے کہ یہ آدمی ماں کی خدمت کرے گا یا نہیں،اوراس کی عمر بڑھے گی یا نہیں ہے، یہ تقدیر مبرم ہے

دلیل؛ تقدیر معلق کی دلیل یہ حدیث ہے

4۔ عن سلمان قال قال رسول الله ﷺ : لا یرد القضاء الا الدعاء ، و لا یزید العمر الا البر ۔(ترمذی شریف، باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء،ص۴۹۲،نمبر۲۱۳۹)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ دعا ہی اللہ کے فیصلے کو بدلتی ہے،اور نیکی ہی عمر کو زیادہ کرتی ہے

اس حدیث میں ہے کہ دعا کی وجہ سے اللہ کا فیصلہ بدل سکتا ہے، یا نیکی کرنے کی وجہ سے عمر زیادہ ہو سکتی ہے، یہ بات تقدیر معلق میں ہوتی ہے،البتہ وہ ایسا کرے گا یا نہیں کرے گا یہ بات اللہ کے علم میں حتمی طور پر موجود ہے،جس کو تقدیر مبرم، کہتے ہیں

جو جیسا ہوتا ہے ویسا ہی کام کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تقدیر حق ہے، لیکن جو آدمی نیک ہوتا ہے اس کو نیکی کے کام کرنے کی توفیق ہوتی رہتی ہے، اور وہ اپنے نیک کام کی وجہ سے جنت میں جائے گا، اور جو بد ہے اس کو برا کام کرنے کی توفیق ہوتی رہتی ہے، پھر وہ برے کام کی وجہ سے جہنم میں جائے گا

اس کے لئے حدیث یہ ہے

5۔ عن علیؓ قال کنا فی جنازۃ فی بقیع الغرقد .....قال ما منکم من احد ، ما من نفس منفوشۃ الا کتب مکانھا من الجنۃ و النار و الا کتب شقیۃ او سعید ہ فقال رجل یا رسول اللہ أفلا نتوکل علی کتابنا و ندع العمل ؟ فمن کان منا من اھل السعادۃ فسیصیر الی عمل اھل السعادۃ ، و اما من کان منا من اھل الشقاوۃ فسیصیر الی عمل اھل الشقاوۃ ،

قال اما اھل السعادۃ فییسرون لعمل السعادۃ،واما اھل الشقاوۃ فییسرون لعمل الشقاوۃ ، ثم قرأ ﴿فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنی [آیت ۵۔۶، سورت اللیل ۹۲ ﴾ (بخاری شریف ، کتاب الجنائز ، باب موعظۃ المحدث عند القبر وقعود اصحابہ حولہ ،ص ۲۱۸، نمبر ۱۳۶۲)

ترجمہ۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم جنت البقیع میں ایک جنازے میں تھے ۔۔۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ، ہم میں سے جتنے بھی نفس ہیں اس کی جگہ جنت یا جہنم میں لکھی ہوئی ہے، اور ہر ایک کا نیک اور بد لکھا ہوا ہے، ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ، ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر لیں؟ اور عمل نہ چھوڑ دیں، تا کہ جو

ہم میں سے نیک لوگ ہوں وہ خود نیک عمل کی طرف چلے جائیں، اور ہم میں سے جو بدلوگ ہوں وہ خود ہی بدعمل کی طرف چلے جائیں، تو آپ نے فرمایا نیک آدمی کے لئے نیک کام آسان ہو جاتا ہے، اور برے آدمی کے لئے برا کام آسان ہوجاتا ہے، پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی، ﴿**فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنی** [آیت ۵۔۶، سورت اللیل۹۲﴾

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کی تقدیر میں نیکی لکھی ہے وہ نیک عمل ہی کرتا رہے گا، اوجس کی تقدیر میں برا لکھا ہے وہ برا کام ہی کرتا رہتا ہے

تقدیر کے بارے میں زیادہ بحث نہیں کرنی چاہئے

تقدیر کا سمجھنا مشکل ہے اس لئے اس بارے میں زیادہ بحث کرنے سے منع کیا ہے، حدیث یہ ہے

6۔عن ابی هريرة قال خرج علينا رسول اله ﷺ و نحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجهه حتی کانما فقیء فی وجنتيه الرمان ، فقال : أبهذا أمرتم ام بهذا أرسلت اليكم ؟ انما هلک من کان قبلکم حين تنازعوا فی هذا الامر ، عزمت عليكم عزمت عليكم الا تنازعوا فيه ۔(ترمذی شریف، باب ماجاء فی التشدید فی القدر، ص ۴۹۰، نمبر ۲۱۳۳) ترجمہ۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم تقدیر کے بارے میں جھگڑ رہے تھے کہ ہمارے سامنے حضورؐ تشریف لائے، تو حضورؐ اتنے غصے ہوئے کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، ایسا لگتا تھا کہ آپ کے چہرے پر انار پھاڑ دیا گیا ہو، اور کہنے لگے کہ کیا تم لوگوں کو اس کا حکم دیا گیا ہے، کیا اس کے لئے میں مبعوث ہوا ہوں، تم سے پہلے جو لوگ اس بارے میں جھگڑے تو وہ ہلاک ہو گئے، تم کو بار بار زور دیکر کہتا ہوں کہ تقدیر کے بارے میں ہر گز نہ جھگڑا کرو۔